السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آدمی جب دوسری شادی کرے تو اسے اپنی دونوں بیویوں کے درمیان عدل کی ابتداء کیسے کرنی چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ :

جب کنواری سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن ہے اور اس کے بعد باری مقرر کرے اور جب کسی شادی شدہ عورت سے شادی کرے تو اسکے پاس تین دن رہے۔ اسلیے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ :

"مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب مرد شوہر دیدہ پر کنواری بیاہ کرلائے تو اس نئی دلہن کے پاس پہلے سات روز قیام کرے پھر باری تقسیم کرے۔ اور جب شوہر دیدہ کو بیاہ کرلائے تو اس کے پاس تین روز قیام کرے پھر باری تقسیم کرے۔" (بخاری(5214)کتاب النکاح : باب اذا تزوج الثیب علی البکر مسلم (1461) کتاب الرضاع باب قدر ماتستحقہ البکر والثیب من اقامة الزرج عندھا ابوداود(2124) کتاب النکاح باب فی المقام عند البکر، ترمذی(1139)کتاب النکاح باب ماجاء فی القسمة للبکر والثیب عبدالرزاق (10643) شرح السنة للبغوی(2326) بیھقی(7/301)

اور جب شادی شدہ عورت بھی یہ چاہے کہ اس کے پاس سات دن گزارے جائیں تو ایسا کرنا چاہیے پھر باقی سب بیویوں کے پاس بھی سات دن گزارے گا۔ اس لیے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تین دن تک رہے اور پھر فرمانے لگے :

"تیری وجہ سے تیرے گھر والے پر کوئی مشکل نہیں اگر تو چاہے تو میں تیرے پاس سات دن گزارتا ہوں اور اگر میں یہاں سات دن رہا تو اپنی باقی بیویوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔" (مسلم (1460) کتاب الرضاع باب قدر ماتستحقہ البکر ونثیب موطا(2/529) احمد(6/292) دارمی(2/144) ابوداود(2122) کتاب النکاح باب فی مقام عندالبکر ابن ماجہ (1917) کتاب المنکاح باب الاقامة عندالبکر شرح معانی الآثار(3/28) ابویعلیٰ(12/429) دارقطنی(3/284) الحلیة لابی نعیم(7/95) بیہقی(7/300) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص412

محدث فتویٰ